مولای صل وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

معیارِ محبت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت سرورِ کائنات ﷺ کے صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جنابِ رسالت مآب ﷺ وضو فرما رہے تھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے وضو کا پانی زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے بلکہ ہاتھوں میں لے کر اپنے جسم پر تبرکاً مل رہے تھے صحابہ کرامؓ کی اس وارفتگی کو دیکھ کر آقائے نامدار ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کس لیے ایسا کر رہے ہو ؟ عرض کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت ہے اُسی محبت کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں۔ آقائے نامدار ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ جو آدمی یہ چاہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے صحیح محبت کرے یا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب بن جائے تو اُس پر یہ تین باتیں لازم ہیں۔

☆ پہلی یہ بتلائی کہ ہمیشہ سچ بولے۔

کیونکہ جھوٹ بہت بری چیز ہے، حدیث شریف میں جھوٹ کی بہت برائی بیان ہوئی ہے ایک دفعہ ایک صحابی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا مسلمان بزدل بھی ہوتا ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں ہوسکتا ہے انہوں نے پھر دریافت کیا کہ کیا مسلمان جھوٹا بھی ہوتا ہے ؟ تو فرمایا

نہیں، جھوٹ مسلمان کی شان سے بعید ہے، آپ نے فرمایا کہ جو کامل الایمان ہوگا وہ جھوٹ نہ بولے گا جھوٹ سے شریعتِ مطہرہ نے سختی سے منع فرمایا ہے جھوٹا انسان نہ صرف مخلوق کی نظروں میں گرا ہوا ہوتا ہے بلکہ اللہ کے ہاں بھی وہ ذلیل ہوتا ہے اللہ کے ہاں سچوں کی قدر ہے آقائے نامدار ﷺ نے سچے آدمیوں کی بہت تعریف فرمائی ہے قرآنِ حکیم میں ہے ﴿وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ سچوں کے ساتھ رہو۔ ہاں اگر سچی بات کہنے میں فساد کا خطرہ ہو تو فساد دبانے کے لیے گول مول بات کہہ دینی یا بالکل خاموش رہنا ہی بہتر ہے شیخ سعدیؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستیِ فتنہ انگیز[۱]

☆ آپ نے دوسری بات یہ بتلائی کہ اگر امانت رکھی جائے تو ادا کردے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز بطورِ امانت رکھی جائے وہی چیز واپس کردے اس میں تصرف ہرگز نہ کرے۔ رازداری کی بات بھی امانت ہوتی ہے اس کے افشاں واظہار کرنے کی بھی سخت ممانعت آئی ہے

یہ ضروری نہیں کہ اگر بات کرنے والا تمہیں اس کے افشا واظہار سے روک دے تب تو وہ امانت ہے نہ روکے تو امانت نہیں بلکہ اگر وہ زبان سے منع نہ بھی کر سکے مگر آپ نے یہ اندازہ لگالیا کہ اس کے اظہار سے اسے دکھ ہوگا تو یہ بھی امانت ہے اس کا اظہار بھی گناہ ہے مثلاً آپ سے کسی نے کوئی بات کہی اور پھر اِدھر اُدھر دیکھا (جس مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی اور تو نہیں سن رہا ؟) تو اگرچہ آپ سے وہ یہ نہ کہے کہ میری بات کا اظہار نہ کرنا مگر پھر بھی آپ کو اظہار نہیں کرنا چاہیے البتہ اگر ایسی کوئی بات ہو کہ جس کے چھپانے میں فساد کا اندیشہ ہو تو چھپانا ضروری نہیں بلکہ اظہار ضروری ہے، اس صورت میں لازم ہے کہ جس کو ناحق نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے اُسے خبر کردیں تاکہ وہ اپنی حفاظت کر سکے۔

☆ تیسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

---

[۱] مصلحت آمیز جھوٹ اُس سچ سے بہتر ہے جو فتنہ بپا کرے۔

پڑوسیوں سے حسنِ سلوک کی بہت تاکید آئی ہے جو بارہا بیان کر چکا ہوں۔ ایک صحابی نے ایک روز رسولِ اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں اچھے کام کررہا ہوں یا برے ؟ تو آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ پڑوس سے (کسی کے ذریعہ) اندازہ لگالیا کریں اگر وہ اچھا کہیں تو اچھے ہو ورنہ برے ہو۔

مذکورہ بالا حدیث شریف میں آقائے نامدار ﷺ نے محبت کا ایک معیار بتلایا ہے جس سے ہر آدمی کو جانچا جا سکتا ہے۔ اگر ایک آدمی برابر جھوٹ بولے، امانت میں خیانت کرے، پڑوسیوں کو تنگ کرے مگر اس کے باوجود وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کا دعویدار ہے تو ایسا شخص یقیناً کاذب ہے محبّ ہرگز نہیں، حقیقی اور سچا محبّ وہی ہوتا ہے جو محبوب کی ہر بات کو تسلیم کرے اس کا ہر حکم خوشی سے بجالائے وہ محبّ نہیں جو بات تو کوئی بھی نہ مانے مگر زبان سے محبت کے بڑے بڑے دعوے کرے، فقط زبانی دعوے کا کوئی اعتبار نہیں۔ خلاصہ یہ نکلا کہ اللہ اور اُس کے رسول کے محبّ اور محبوب وہی ہوتے ہیں جو ان کے حکموں پر چلتے ہیں نافرمانی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلائے، آمین۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۹ رفروری ۱۹۶۸ء)

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (اِدارہ)